ماڈل دینی مدارس اور مدرسہ ایجوکیشن بورڈ

موجودہ حکومت نے "ماڈل دینی مدارس......" کے عنوان سے وطن عزیز میں پھیلے ہوئے ہزاروں دینی مدارس کی آزادی اور ان کی وسیع ترافادیت پر ضرب لگانے کے لیے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے جسے تمام مکاتب فکر کے اربابِ مدارس نے متفقہ طور پر مسترد کر دیا ہے۔ ذیل میں حکومت کی طرف سے جاری کردہ اس آرڈیننس کو قارئین کے لیے بعینہ پیش کیا جاتا ہے۔ ان شاءاللہ اگلے شمارے میں اس آرڈیننس کے متعلق ایک تفصیلی تبصرہ شائع کیا جائے گا۔ (ادارہ)

قانون، انصاف اور بنیادی حقوق ڈویژن

ف۔ نمبر ۲(۱)۲۰۰۱ء　　　　اسلام آباد: ۱۸ اگست ۲۰۰۱ء

سال ۲۰۰۱ء کا آرڈیننس نمبر XL

(ایک آرڈیننس)

جس کے ذریعہ ماڈل دینی مدارس کا قیاس عمل میں لایا جاسکے تاکہ تعلیم کے معیارات میں ترقی اور یکسانیت پیدا ہو اور دینی مدارس میں دی جانے والی اسلامی تعلیم کے نظام کو عام تعلیمی نظام کے ساتھ ہم آہنگ کیا جاسکے۔

ہر گاہ کہ یہ قرین مصلحت ہے کہ دینی مدارس کی رجسٹریشن ہو، ان میں باقاعدگی پیدا ہو۔ ان کا ایک طے شدہ معیار ہو اور دینی مدارس میں پڑھائی جانے والی اسلامی تعلیم کے نصاب اور معیار میں یکسانیت پیدا ہو، دینی اور عصری تعلیم میں ہم آہنگی پیدا ہو۔ تاکہ ایسے اداروں میں دی جانے والی ڈگریوں، سرٹیفکیٹوں اور اسناد کے معادلہ کو تسلیم کیا جاسکے اور ان کے تعلیمی نظام کو اور ان سے منسلکہ دیگر امور کو باقاعدہ بنایا جاسکے۔

اور ہر گاہ کہ یہ ضروری ہے کہ دینی مدارس اپنا خود مختارانہ کردار برقرار رکھیں اور عام عصری تعلیم کے مضامین کے ساتھ ساتھ متخصصانہ، جامع اور مکمل اسلامی تعلیم کو زیادہ بہتر انداز میں منظم کرسکیں۔

اور ہر گاہ کہ صدر پاکستان مطمئن ہیں کہ ایسے حالات موجود ہیں جن کے بموجب یہ ضروری ہے کہ اس کے لیے فوری اقدام کیا جائے۔

لہٰذا ۱۴ اکتوبر کے فرمان ہنگامی حالات اور ۱۹۹۹ء کے عبوری دستوری حکم نمبر ۱ مع ۱۹۹۹ء کے عبوری دستوری (ترمیمی) حکم نمبر ۹ کی تعمیل میں ان تمام اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے جو اس باب میں صدر پاکستان کو حاصل ہیں، صدر پاکستان مندرجہ ذیل آرڈیننس مرتب کرتے اور نافذ کرتے ہیں:

۱۔ **مختصر نام، وسعت اور آغاز:**

(۱) اس آرڈیننس کو پاکستان مدرسہ تعلیمی بورڈ (ماڈل دینی مدارس کا قیام والحاق) آرڈیننس ۲۰۰۱ء کہا جائے گا۔

(۲) یہ پورے پاکستان میں نافذ العمل ہوگا۔

(۳) یہ اس تاریخ سے نافذ العمل ہوگا، جس کا اعلان وفاقی حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے کرے گی۔ اور مختلف علاقوں کے لیے مختلف تاریخوں کا اعلان کیا جا سکے گا۔

۲۔ تعریفات:

اس آرڈیننس میں جب تک مضمون یا سیاق و سباق میں کوئی چیز مخالف نہ ہو۔

(الف) ''اکیڈمک کونسل'' سے مراد وہ اکیڈمک کونسل ہے جس کا قیام زیر دفعہ ۱۰ ہوا ہو۔

(ب) ''ملحقہ دینی مدارس'' سے وہ دینی مدارس یا دار العلوم مراد ہیں، جن کا بورڈ سے الحاق ہو چکا ہو۔

(ج) ''بورڈ'' سے پاکستان مدرسہ تعلیمی بورڈ مراد ہے۔ جو دفعہ ۱۳ کے تحت قائم کیا جائے گا۔

(د) ''کنٹرولنگ اتھارٹی'' سے بورڈ کا چیئرمین مراد ہے۔

(ھ) ''دینی مدارس'' سے مراد وہ مذہبی تعلیمی ادارے ہیں بشمول دینی مدارس اور دار العلوم، جو اسلامی تعلیم دینے کے لیے قائم ہوئے ہوں۔ اور جن کے نصاب کا اساسی عنصر اسلامی تعلیم و تدریس ہو۔

(و) ''وفاقی حکومت'' سے مراد وزارت مذہبی امور ہے۔

(ز) ''عام تعلیم'' عصری تعلیم سے مراد وہ تعلیمی نظام ہے جس کو حکومت پاکستان کی وزارت تعلیم تسلیم کرتی ہو۔

(ح) ''رکن'' سے مراد بورڈ کا رکن ہے۔

(ط) ''ماڈل مدرسہ یا ماڈل دار العلوم'' سے مراد وہ مدرسہ یا دار العلوم ہے جو اس آرڈیننس کے تحت قائم کیا گیا ہو یا جس نے بورڈ سے الحاق کیا ہو۔

(ی) ''ناظم یا صدر'' سے مراد مدارس کے کسی وفاق یا تنظیم وغیرہ کا ناظم یا صدر ہے۔

(ک) ''مجوزہ'' سے مراد ہے جو اس آرڈیننس کے تحت رولز یا ریگولیشن کے ذریعے تجویز کیا گیا ہو۔

(ل) ''اہلیت'' سے مراد وہ ڈپلومہ، سند یا کوئی دوسرا سرٹیفکیٹ ہے جو بورڈ کی طرف سے تسلیم شدہ تعلیم و تدریس یا ضروری مطالعہ اور تربیت کی تکمیل پر دی جاتی ہے۔

(م) ''ریگولیشنز'' سے مراد وہ ریگولیشن ہیں جو کہ اس آرڈیننس کے تحت تیار ہوئے ہوں۔

(ن) ''رولز'' سے مراد وہ رولز ہیں جو اس آرڈیننس کے تیار ہوں۔

(ص) ''طلباء'' سے مراد دونوں جنسوں میں سے وہ افراد ہیں جو کسی تسلیم شدہ یا معروف معیاری مذہبی ادارے میں تعلیم حاصل کر رہے ہوں۔

(ع) ''سلیبس'' سے مراد وہ نصاب ہے جس کا جزو اعظم اسلامی تعلیم پر مشتمل ہو اور اس میں عام تعلیمی نظام کے مجوزہ مضامین بھی شامل ہوں۔

۳۔ بورڈ کا قیام:

ا۔ اس آرڈیننس کے آغاز کے بعد جتنی جلدی ممکن ہوگا وفاقی حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے ایک بورڈ قائم کرے گی جس کا نام ''پاکستان مدرسہ تعلیمی بورڈ'' ہوگا۔

۲۔ یہ بورڈ ایک کارپوریٹ ادارہ ہوگا۔ جس کا مستقل وجود ہوگا اور اس کی ایک الگ مہر ہوگی۔ اس آرڈیننس کے تابع رہتے ہوئے بورڈ کو اختیار ہوگا کہ کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ حاصل کر سکے، رکھ سکے، فروخت کر سکے اور اسی نام سے عدالت ہائے قانون میں پیش ہو سکے گا اور اسی نام سے اس کے خلاف مقدمہ قائم ہو سکے گا۔

۳۔ بورڈ کا صدر دفتر اسلام آباد میں ہوگا۔

۴۔ بورڈ اپنے علاقائی دفاتر جہاں اور جب، چاہے قائم کرے گا۔

۴۔ بورڈ کی ہیئت ترکیبی:

(۱) بورڈ مندرجہ ذیل ارکان پر مشتمل ہوگا جنہیں وفاقی حکومت مقرر کرے گی:۔

ا۔ ایک مشہور ماہر تعلیم	(صدر نشین)
۲۔ کسی وفاق المدارس، تنظیم المدارس یا رابطۃ المدارس کا صدر یا ناظم جو وفاقی حکومت چیئرمین سے مشورے کے بعد مقرر کرے گی۔	(نائب صدر نشین)
۳۔ ایک ماہر تعلیم جو کہ انتظامی معاملات کا تجربہ رکھتا ہو۔	(سیکریٹری)
۴۔ سیکریٹری وزارت تعلیم یا اس کا نمائندہ جو کہ جوائنٹ سیکریٹری کے عہدے سے کم نہیں ہوگا۔	(رکن)
۵۔ سیکریٹری وزارت مذہبی امور یا اس کا نمائندہ جو کہ جوائنٹ سیکریٹری کے عہدے سے کم نہیں ہوگا۔	(رکن)
۶۔ سیکریٹری وزارت سائنس و ٹیکنالوجی یا اس کا نمائندہ جو کہ جوائنٹ سیکریٹری کے عہدے سے کم نہیں ہوگا۔	(رکن)
۷۔ چیئرمین یونی ورسٹی گرانٹس کمیشن یا اس کا نمائندہ۔	(رکن)
۸۔ دو علماء جو کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن ہوں یا رہے ہوں اور جن کو چیئرمین نامزد کرے۔	(ارکان)
۹۔ ڈائریکٹر جنرل، دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد	(رکن)
۱۰۔ ایک پروفیسر جو کسی یونی ورسٹی میں شعبہ اسلامیات کا سربراہ ہو۔	(رکن)
۱۱۔ چاروں صوبوں کے صوبائی سیکریٹری تعلیم	(ارکان)
۱۲۔ وفاقوں کے صدور یا ناظمین	(ارکان)
۱۳۔ تنظیم کا صدر یا ناظم	(رکن)
۱۴۔ رابطہ کا صدر یا ناظم	(رکن)
۱۵۔ چیئرمین انٹر بورڈ کوآرڈینیشن کمیٹی	(رکن)
۱۶۔ وزارت سائنس و ٹیکنالوجی کے دو نمائندے	(ارکان)

(۲) سرکاری رکن کے علاوہ کوئی رکن اگر پہلے نہ ہٹادیا جائے، وفاقی حکومت کی رضامندی کے دوران رکن رہے گا۔

(۳) کوئی ایسا فرد نہ بورڈ کا رکن مقرر ہو گا اور نہ اس کی رکنیت جاری رہ سکے گی جس کو دیوالیہ قرار دے دیا گیا ہو، یا وہ کسی اخلاقی جرم کا سزایافتہ ہو، یا سرکاری ملازمت سے برطرف کیا گیا ہو یا جس کو سرکاری ملازمت کے لیے نااہل قرار دیا گیا ہو۔

(۴) کوئی فرد، جو بالواسطہ یا بلاواسطہ کسی بدعملی یا بدعنوانی کا مرتکب ہوا ہو، یا خود اس کا یا اس کے کسی شریک ساتھی کا کسی معاہدے میں جو بورڈ کی طرف سے ہو، یا بورڈ کے لیے ہو، یا اس معاہدہ میں اس کا کوئی حصہ یا مفاد ہو، بورڈ کا رکن مقرر نہ ہو سکے گا اور نہ اس کی رکنیت جاری رہے گی۔ کسی بھی رکن کے خلاف ایسی شکایت آنے پر، اس رکن کو سماعت کا موقع دیا جائے گا جس کے بعد بورڈ اس کے معاملے کا فیصلہ کرے گا، اور اپنی سفارش برائے منظوری، وفاقی حکومت کو بھیجے گا۔ وفاقی حکومت کا فیصلہ آخری ہو گا۔

۵۔ بورڈ کے اختیارات اور ذمہ داریاں:

(۱) بورڈ کو یہ اختیار ہو گا کہ وہ ایسے اقدامات کرے اور ایسے فرائض انجام دے جو آرڈیننس کے مقاصد حاصل کرنے کے لیے ضروری ہوں۔

(۲) اس آرڈیننس کی دفعات کے تابع اور کسی وفاق یا تنظیم یا رابطہ کی خود مختاری کا مناسب لحاظ کرتے ہوئے بورڈ کے اختیارات اور ذمہ داریاں حسب ذیل ہوں گی:

(الف) ایسے ماڈل مدارس اور ماڈل دار العلوم قائم کرنا، جن میں اسلامی تعلیم جزو اعظم کے طور پر شامل ہو اور اس میں عام نظام تعلیم کے وہ نصاب اور کورس بھی شامل ہوں جن کو بورڈ طے کرے۔

(ب) ایسے موجودہ مدارس کے الحاق کے لیے شرائط وضع اور منظور کرنا جن کے الحاق کی اکیڈمک کونسل نے باقاعدہ سفارش کی ہو۔

(ج) اکیڈمک کونسل کی سفارشات کو مد نظر رکھتے ہوئے ماڈل دینی مدارس کے نصاب، مطالعاتی کورس اور امتحانات کے لیے شرائط اور قواعد و ضوابط کی منظوری دینا۔

(د) مختلف عمرانی اور مذہبی علوم میں ماڈل دینی مدارس اور ماڈل دار العلوموں کے اساتذہ کے لیے تربیتی پروگرام مرتب کرنا۔

(ھ) الحاق کی منظوری دینا اور موجودہ مدارس کے الحاق کے لیے قواعد مرتب و منظور کرنا۔

(و) عام نظام تعلیم اور مدارس کے درمیان حائل خلیج کو پاٹنے کے لیے وسائل و ذرائع تجویز کرنا اور مدارس و عام نظام تعلیم کے نصاب پر نظر ثانی کرنا اور انہیں بہتر کرنا۔

(ز) اکیڈمک کونسل کی سفارش پر ماڈل دینی مدارس کے امتحانات کی شرائط، نصاب اور مطالعاتی کورسوں کو منظور کرنا۔

(ح) اپنی ذمہ داریوں کی انجام دہی کے لیے ایسے افسران اور عملہ مقرر کرنا جو بورڈ ضروری سمجھے اور ان کے فرائض اور شرائط ملازمت طے کرنا۔

(ط) موجودہ دینی مدارس اور ان کی تنظیموں کے درمیان تعاون و ربط کو بہتر بنانا۔

(ی) جہاں نصاب میں عام نظام تعلیم کے مضامین شامل ہوں، ان اداروں کی ڈگری، ڈپلومہ، سند اور سرٹیفکیٹ کے معادلہ کی منظوری دینا۔

(ک) ماڈل دینی مدارس اور دار العلوموں میں نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں کو بہتر کرنا۔

(ل) کسی ماڈل مدرسہ یا دار العلوم کے کام کو بہتر کرنے کے لیے معائنے کرنا یا معائنوں کا انتظام کرنا۔

(م) مجوزہ شرائط کے مطابق وظائف، تمغے اور انعامات کا تعین اور عطاء۔

(ن) دینی مدارس کی لائبریریوں کی ترقی میں تعاون کرنا۔

(ص) سالانہ بجٹ منظور کرنا۔

(ع) ماڈل دینی مدارس سے متعلقہ معاملات میں حکومت کو مشورہ دینا۔

(ف) امیدواروں کے لیے بورڈ کے تحت امتحانات میں بیٹھنے کے لیے کم از کم شرائط تجویز کرنا اور وہ سارا علمی مواد چھپوانا جو تعلیمی معیار بہتر کرنے کے لیے ضروری ہو۔

(س) تمام انتظامی معاملات بشمول بورڈ کے تحت آسامیوں کی تخلیق و اختتام، طے کرنا اور ان کے لیے قواعد بنانا۔

(ق) کسی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کی خرید و فروخت و انتظام و انصرام کے لیے کوئی معاہدہ کرنا یا ختم کرنا۔

(ر) اس آرڈیننس کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے تمام ضروری اخراجات کرنا اور رقوم خرچ کرنا۔

(ش) اپنے مقرر کردہ کسی رکن، بورڈ کے افسر، کمیٹی یا ذیلی کمیٹی کو اپنا کوئی اختیار یا ذمہ داری تفویض کرنا۔

(ت) بورڈ کے قائم کردہ یا ملحقہ کسی دینی مدرسے کی بہتری کے لیے اقدامات کی سفارش کرنا، یا اس کے لیے شکایات سننا، تحقیقات کرنا اور معائنے کرنا۔

(ث) اس آرڈیننس میں دیئے گئے تمام اختیارات استعمال کرنا اور ان تمام دیگر ذمہ داریوں کو انجام دینا جو اس آرڈیننس کے مقاصد حاصل کرنے کے لیے ضروری ہوں۔

٦۔ معائنہ:

(١) بورڈ کسی بھی ماڈل دینی مدرسے یا ماڈل دار العلوم سے متعلقہ کسی معاملے میں وقتاً فوقتاً معائنہ یا تحقیقات کرا سکے گا اور ایسے معائنے یا تحقیقات کرنے کے لیے کسی بھی موزوں شخص کو مقرر کر سکے گا تاکہ وہ بورڈ کو اپنی رپورٹ پیش کرے۔

٧۔ بورڈ کے اجلاس:

(١) بورڈ کا اجلاس چیئر مین اس تاریخ، وقت اور مقام پر بلائے گا جو وہ فیصلہ کرے۔ البتہ دو اجلاسوں کے درمیان چھ ماہ سے زیادہ وقفہ نہیں ہوگا اور کم از کم آٹھ دن کا تحریری نوٹس رجسٹری ڈاک یا کوریئر کے ذریعے ارکان کو ارسال کیا جائے گا جس میں ایجنڈا، تاریخ، وقت اور مقام اجلاس کا تعین ہوگا۔

(٢) چیئر مین یا ان کی غیر حاضری میں نائب چیئر مین بورڈ کے اجلاسوں کی صدارت کرے گا۔

(٣) بورڈ کے اجلاسوں کے لیے تمام ارکان کی نصف تعداد، اجلاس کا کورم ہوا کرے گا۔ کسر ایک پورا عدد شمار ہوگی۔

(٤) بورڈ کا فیصلہ موجودہ اور رائے دینے والے ارکان کی اکثریت سے ہوگا اور دونوں طرف یکساں تعداد ہو جانے کی صورت میں چیئر مین کا ووٹ فیصلہ کن ہوگا۔

٨۔ چیئر مین:

(١) بورڈ کا چیئر مین اس کا اصل انتظامی افسر ہوگا اور بورڈ کے اجلاسوں کی صدارت کرے گا۔

(٢) چیئر مین وہ اختیارات استعمال کرے گا اور وہ ذمہ داریاں انجام دے گا جو اس کو بورڈ کی طرف سے تفویض ہوں۔ وہ بورڈ کے معاملات مناسب طور پر چلانے کا ذمہ دار ہوگا۔

(۳) چیئرمین کی غیر موجودگی میں نائب چیئرمین وہ اختیارات استعمال کرے گا یا وہ فرائض سرانجام دے گا جو بورڈ اسے تفویض کرے۔

۹۔ سیکرٹری:

(۱) بورڈ کا ایک سیکرٹری ہوگا جو کہ کل وقتی افسر ہوگا اور اس کی تقرری وفاقی حکومت ان شرائط پر کرے گی جن کا وہ تعین کرے۔

(۲) سیکرٹری بورڈ کا انتظامی افسر ہوگا اور یہ یقینی بنائے گا کہ بورڈ اور چیئرمین کے احکام پر عمل درآمد ہو اور بورڈ کی طرف سے اس کے فیصلوں پر عمل درآمد کرائے گا۔ وہ اکیڈمک کونسل کے سیکرٹری کے طور پر بھی کام کرے گا۔

(۳) سیکرٹری چیئرمین کی منظوری سے اجلاس کے لیے نوٹس بھیجے گا، اجلاس کا نوٹس اور ایجنڈا رجسٹری ڈاک یا کوریئر کے ذریعے بھیجا جائے گا۔

(۴) سیکرٹری اس امر کو یقینی بنائے گا کہ فنڈ اسی مقصد کے لیے خرچ ہوں جس کے لیے وہ دیئے گئے ہوں، مخصوص کیے گئے ہوں یا منظور ہوئے ہوں اور حسابات اور بجٹ تخمینوں کی سالانہ تفصیل بورڈ کی منظوری کے لیے پیش کرے گا۔

(۵) سیکرٹری بورڈ کے اجلاسوں کی روداد اور ریکارڈ رکھے گا اور دیگر ایسی تمام ذمہ داریاں پوری کرے گا جو اس کو بورڈ کی طرف سے تفویض کی جائیں۔

(۶) سیکرٹری بورڈ کے رجسٹرار کے طور پر بھی کام کرے گا اور وہ تمام فرائض انجام دے گا جو اس سلسلے میں اس کو بورڈ کی طرف سے دیئے گئے ہوں۔

۱۰۔ اکیڈمک کونسل:

(۱) بورڈ کی ایک اکیڈمک کونسل ہوگی جو بورڈ کو اپنی ذمہ داریاں سرانجام دینے میں مدد کرے گی اور مشورے دے گی۔

(۲) کونسل مندرجہ ذیل ارکان پر مشتمل ہوگی جن کو بورڈ مقرر کرے گا:

۱۔ بورڈ کا چیئرمین	(چیئرمین)
۲۔ وزارت تعلیم کا نمائندہ	(رکن)
۳۔ وزارت سائنس و ٹیکنالوجی کا نمائندہ	(رکن)
۴۔ ڈائریکٹر جنرل تحقیق و مراجع، وزارت امور زکوٰۃ و عشر	(رکن)
۵۔ چیئرمین انٹر بورڈ کوآرڈینیشن کمیٹی	(رکن)
۶۔ دو مشہور اہل علم	(ارکان)
۷۔ ایک مشہور سائنس دان	(رکن)
۸۔ ایک مشہور ماہر تعلیم	(رکن)

(۳) اکیڈمک کونسل کی حیثیت بورڈ کی مشاورتی کمیٹی کی ہوگی، اور اس آرڈیننس کی شقوں کے تابع اس کو اختیار ہوگا کہ بورڈ کے غور اور منظوری کے لیے ماڈل دینی مدارس اور دارالعلوموں میں پڑھائی، سلیبس اور امتحانوں کے مناسب معیارات طے کرنے کی سفارش کرے۔

۱۱۔ دینی مدارس کا قیام اور الحاق:

(۱) ایک دینی مدرسہ یا دارالعلوم زیر دفعہ ۱۲ / الحاق کے لیے بورڈ کو درخواست دے سکے گا۔

(۲) اس آرڈیننس کے مقاصد کے لیے بورڈ ماڈل مدارس اور دارالعلوم قائم کر سکے گا۔

۱۲۔ الحاق:

(۱) کوئی بھی ادارہ (دینی دارالعلوم یا دینی مدرسہ) بورڈ کے مقررہ طریقہ کار کے مطابق الحاق کے لیے بورڈ کو درخواست دے سکتا ہے۔

(۲) بورڈ اس درخواست پر غور کرے گا اور مقررہ شرائط پر الحاق دے گا یا درخواست مسترد کرے گا۔ بورڈ کا فیصلہ ایسے معاملہ میں آخری ہو گا۔

۱۳۔ سلیبس:

(۱) بورڈ سے ملحقہ دینی مدرسہ اور دارالعلوم اسلامی تعلیم کو جزو اساسی کے طور پر پڑھائے گا اور عام نظام تعلیم کے وہ مقررہ مضامین بھی نصاب میں شامل کرے گا جن کو بورڈ منظور کرے گا۔

(۲) اگر کوئی ملحقہ دینی مدرسہ یا دارالعلوم اس آرڈیننس کی شقوں کی خلاف ورزی کرے گا یا بورڈ کی کسی ہدایت کو قبول نہ کرے گا تو بورڈ اس دینی مدرسے یا دارالعلوم کو سماعت کا موقع دینے کے بعد اس کے الحاق کو منسوخ کر سکے گا۔

۱۱۔ بورڈ کے افسران اور ملازمین پبلک سرونٹس ہوں گے:

بورڈ کے افسران اور ملازمین مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ XLV، ۱۹۶۰ء) کے مطابق پبلک سرونٹس متصور ہوں گے۔

۱۔ افسران اور دوسرا عملہ:

اس آرڈیننس کے مقاصد حاصل کرنے کے لیے بورڈ اتنے افسران اور عملہ مقرر کرے گا جتنے وہ ضروری سمجھے گا۔

۱۔ تفویض اختیارات:

بورڈ تحریری حکم کے ذریعے، تحریر میں مندرجہ شرائط کے تابع، یہ ہدایت کر سکے گا کہ اس کا کوئی مخصوص اختیار یا ذمہ داری چیئرمین یا بورڈ کا کوئی رکن کسی مخصوص مدت کے لیے جو یکبارگی چھ مہینے سے زیادہ نہیں ہو گی، استعمال کر سکے گا۔

۱۷۔ فنڈ:

(۱) پاکستان مدرسہ تعلیمی فنڈ کے نام سے ایک فنڈ قائم کیا جائے گا جس میں بورڈ کی تمام آمدنیاں بشمول وفاقی حکومت، صوبائی حکومتوں یا دوسرے اداروں کی گرانٹ اور عطیات وغیرہ جمع ہوں گی۔ البتہ کسی بھی بین الاقوامی ایجنسی کی طرف سے گرانٹ وفاقی حکومت کی منظوری کے بغیر براہ راست قبول نہیں کی جائے گی۔

(۲) بورڈ کا فنڈ، بورڈ کے قائم کردہ یا ملحقہ ماڈل دینی دارالعلوموں اور ماڈل دینی مدارس کے پروگراموں اور سرگرمیوں پر خرچ ہو سکے گا۔

۱۸۔ حسابات اور آڈٹ:

(۱) بورڈ اپنے حسابات، اخراجات اور آمدنیوں کی مکمل اور درست دستاویزات محفوظ رکھے گا اور سالانہ وفاقی حکومت کو اپنی رپورٹ پیش کرے گا۔

(۲) بورڈ اپنے حسابات کا آڈٹ ایسے ایک یا زیادہ آڈیٹروں سے کرائے گا جو چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس آرڈیننس ۱۹۶۱ء (نمبر X ۱۹۶۱ء) کے معنوں میں چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس ہوں گے جن کی تقرری بورڈ کے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس کے پینل سے آڈیٹر جنرل آف پاکستان کے مشورے سے

وفاقی حکومت ایسی تنخواہ پر کرے گی جو وفاقی حکومت متعین کرے۔اور آڈیٹر جنرل آف پاکستان کو سالانہ آڈٹ شدہ حسابات ارسال کرے گا۔

۱۹۔ قانونی تحفظ:

چیئر مین، بورڈ کے کسی رکن یا اس کی کمیٹی یا افسر یا بورڈ کے کسی ملازم کے خلاف کسی ایسی چیز یا اقدام کے بارے میں کوئی مقدمہ، استغاثہ یا کوئی دوسری قانونی کارروائی نہیں ہو سکے گی جو اس نے نیک نیتی یا اس آرڈیننس کے تحت کسی قاعدے کے مطابق کیا ہو۔

۲۰۔رولز بنانے کا اختیار...... :

(۱) اس آرڈیننس کے مقاصد کے حصول کے لیے بورڈ وفاقی حکومت سے مشورہ کر کے سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے رو بنائے گا۔

(۲) ذیلی دفعہ (۱) کے تحت دیئے گئے اختیارات کی عمومیت کو متاثر کیے بغیر ایسے رولز مندرجہ ذیل معاملات کے بارے میں ہوں گے۔

الف) آمدن وخرچ

ب) عمومی انتظام

ج) اثاثہ جات کا انتظام اور متعلقہ امور

د) ایسے دوسرے معاملات جو آرڈیننس کی شقوں کو موثر بنانے کے لیے ضروری ہوں۔

۲۱۔ قواعد بنانے کا اختیار:

(۱) بورڈ آرڈیننس کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے قواعد وضع کرے گا۔

(۲) مندرجہ بالا اختیارات کو متاثر کیے بغیر ایسے قواعد مندرجہ ذیل معاملات کے لیے ہوں گے۔

الف) کمیٹیوں کا قیام، بورڈ کے ملازمین کی تقرری اور ان کی ملازمت کی شرائط۔

ب) بورڈ کے ملازمین کی بہبود کے لیے پنشن اور پراویڈنٹ فنڈ سے متعلقہ معاملات۔

ج) داخلہ، نصابوں، مطالعاتی کورسوں کے چلانے، معیاری اداروں، امتحانوں اور ڈگریوں کے اجراء کی باقاعدگی اور ان سے متعلقہ معاملات۔

د) ایسے دوسرے معاملات جو کہ اس آرڈیننس کے نفاذ کے لیے ضروری ہوں۔

۲۲۔ مشکلات کا تدارک:

اس آرڈیننس کی شقوں کے نفاذ کے راستے میں اگر کوئی مشکل پیش آئے تو وفاقی حکومت بورڈ کی سفارش پر ایسا حکم جو اس آرڈیننس کی شقوں کے خلاف نہ ہو، جاری کر سکے گی جو وہ اس مشکل کو دور کرنے کے لیے ضروری سمجھے۔

(جنرل پرویز مشرف۔ صدر پاکستان)

(جسٹس فقیر محمد کھوکھر۔ سیکرٹری)